676 0.17

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ

نور المشاوا

فی

ولایة اول المخلوقا

مؤلفہ

عالیجناب فضائل مآب مہبط فیوض ربانی دقیقہ شناس حقائق نورانی صدر المحققین زبدة المتکلمین مولانا مولوی جناب سید صغیر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالے

(بعض محبان اہل بیتؑ نے چھپوا کے وقف کیا ہے)

باہتمام سیٹھ کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ
بماہ ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں چھپا

ملنے کا پتہ حاجی غلام علی بن حاجی اسمٰعیل تاجر کتب بھاؤ نگر کاٹھیاواڑ جن بزرگوں کو ضرورت ہو ا کا ٹکٹ بھیجکر اپنا پتہ
صاف حروف میں لکھکر طلب کریں




قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ

نور الشمٰوٰت

فی

ولایۃ اوّل المخلوقات

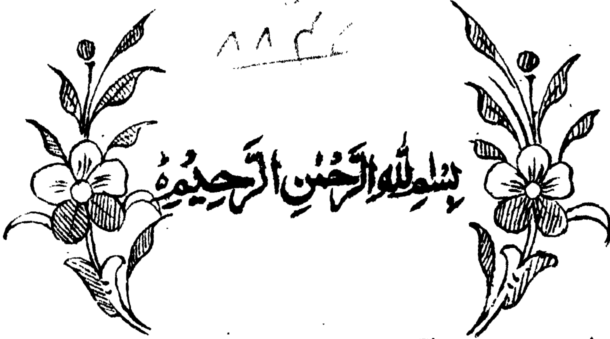
مؤلفہ

عالیجناب فضائل مآب مہبط فیوض ربانی دقیقہ شناس حقائق نورانی صدر المحققین
وزبدۃ المتکلمین مولانا مولوی جناب سید صغیر حسن صاحب قبلہ مد ظلہ العالی
بعض محبان اہل بیت نے چھپواکر وقف کیا ہے

(باہتمام سیٹھ کیسری داس سپرنٹنڈنٹ)
حسب فرمائش مصنف
مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں چھپا
ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۳ ہجری




ملنے کا پتہ - حاجی غلام علی بن حاجی اسمعیل مدیر راہ نجات بھاؤنگر کاٹھیاواڑ جن بزرگوار کو ضرورت ہو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر اپنا پتہ صاف حرف میں
لکھکر طلب کرلیں



الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی افضل خلقہ محمدٍ
سید المرسلین وعترتہ الطاہرین اما بعد احقر العباد سید صغیر حسن ابن
سید ارشاد حسین عفا اللہ عنہما ساکن قصبہ باسٹہ ضلع بجنور برادران ایمانی
کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ بعد التفاتِ عوامِ مکلفین وعروضِ شبہات
چونکہ دفعِ خلل سے اعراض شائبہ تقصیر رکھتا ہے باین خیال ایک ایسا رسالہ
لکھا ہے کہ جسمین حقیقت روح واقسام واعتراضاتِ آریہ وغیرہم مع جوابات
سے تعرض کرتے ہوے بعدِ تفاضل نبیؐ وعلیؑ مساوات خاصہ مع دلائل
واقوال علماے کرام بیان کی گئی ہے قبل طبع جس کے بعض اجزا اس
رسالہ مین بعض دواعی پر ظاہر کیے جاتے ہین - خداوند عالم مومنین کو رفعِ نزاع
کے لیے موفق قرار دے - اگرچہ مسئلہ مساوات کی ابتدا ان اہلِ علم کی
طرف سے جنکو بطریقِ قطعیت ہدایتِ خلق مقصود ہے ایسے معنے سے
ہوئی تھی کہ جسمین اختلاف ان اہل علم کی طرف سے نہین ہوسکتا ہے
کہ جنکو معصومینؑ کی احادیث اور ان کے حقائق اور اقوال

علماے کرام اور اُن کے دلائل و تحقیقات پر اطلاع حاصل ہے بلکہ جن کے
اقرار مین کمالِ ایمان ہے اور اِنکار مین نقصانِ ایمان و معرفت متصوّر
ہے چنانچہ احقر کے سوالِ ذیل کا جواب ذیل بعض علماے اعلام مدظلہم
العالی کی طرف سے ملا تھا۔

سوال - مسئلہ مساوات باین معنے کہ جو جو علوم و کمالات و فضائل آخرِ
عمر وقتِ وفات تک جناب رسولخدا کو حاصل ہوے تھے وہ سب کے سب
حضرت علیؑ کو بھی آخر عمر وقتِ شہادت تک من اللہ و من الرسولؐ
حاصل ہو گئے تھے البتہ بوجہ آیہ خاتم النبیّین و احادیث مانعہ یقیناً
معلوم ہے کہ حضرت علیؑ نہ نبی ہین اور نہ کہہ سکتے ہین نہ وحی نبوت و رسالت
اُن پر نازل ہوئی ہے نہ خصائصِ جناب رسالتمآبؐ حضرت علیؑ کے لیے
ثابت کیے جاسکتے ہین غرض مذہبِ امامیہ مین یہ مسئلہ مساوات بالمعنے
المذکور اختلافیہ ہے یا اتفاقیہ اور مساوات بالمعنے المذکور کا جو شخص قائل
نہ ہو وہ ناقص الایمان ہے یا نہین - بینوا توجروا -

(الجواب) بظاہر عنوانِ مذکور کی مساوات مین اختلاف نہین معلوم
ہوتا ہے اور اُسکے قائل نہ ہونیکی صورت مین نقصان ایمان کا احتمال قوی ہے
اِسلئے کہ اُسمین تقصیر کا شائبہ غالب ہے واللہ یعلم -

(محل دستخط نیر العلما جناب مولانا سید ظہور حسن صاحب قبلہ مجتہد)

اِسی اتفاقی و ناسوتی مساواتِ کلیّہ پر خیال کرکے احقر نے اپنی سابق کی
دونون تحریرون مین باوجود نبوت و خصائص کو مستثنےٰ کرنے کے
پھر بھی مساواتِ خاصّہ کا لکھنا مساواتِ مطلقہ بمعنے ذیل (کہ جناب
رسولخداؐ اور حضرت علیؑ مین متبوع و تابع و رسولؐ و اُمّتِ وسط

نبی و امام ہونے کا بھی فرق نہیں) سے بچنے اور بچانے کے لئے ضروری
سمجھا تھا کیونکہ مساوات مطلقہ بالمعنے المذکور کا قائل ہونا تمام علماء
امامیہ بلکہ اسلام کے خلاف ہے لیکن اسکے بعد بعض حضرات کی طرف
سے اِس مسئلہ کے سلسلہ میں بعض فقہائے کرام کے مسلک پر بنا کر کے
بعض ایسے امور بھی ظاہر کیے گئے کہ جنکی وجہ سے یہ خیال پیدا ہوا کہ غرض
ان سے مطلق مساوات کے انکار کے علاوہ محمدؐ و آل محمدؐ کے اُن مقامات
نورانیہ کی حقیقی شان سے اعراض کرکے مکابرہ بھی ہے کہ جنکے اعتبار سے
ہمارے اکثر علمائے مدققین نے اہلبیتؑ کے لیے ایسی فضیلت مساوات
نورانیہ (لاہوتیہ ۔ عقلیہ ۔ علمیہ) ظاہر کرکے درجۂ ذیل (ہم حقیقۃ واحدۃ
فی النورانیۃ) کو دکھایا ہے کہ جس سے زیادہ اور کوئی فضیلت اُن کے لیئے
متصور نہیں قرار پاتی ہے اگرچہ بالذات و بالعرض کا فرق قول تجرد پر بھی
قابل انکار نہیں ثابت ہے بلکہ ثابت الاقرار ہے اِسی مقام نورانیت کی
طرف قول ذیل میں اشارہ ہے "ہر کس واجب است کہ بقدر حوصلہ
خود امام خود را بشناسد یا بطریق نورانیت یا بطریق ظاہر بشریت کہ صفات
ہدی را ازراہ سلب نماید الخ از عقائد الشیعہ"
لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم بالفعل مساوات نورانیہ کا ذکر بطور
نقل جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ رح کی اُس عبارت سے کریں کہ جو
اُنھوں نے علمائے امامیہ کے اقوال کا احاطہ کرتے ہوئے برائت امامیہ
کے لئے ایسی تجویز کی ہے کہ جس سے بخوبی یہ ظاہر ہے کہ امام کا انتہائی
مرتبہ اور سب سے اعلیٰ فضیلت امامیہ کے نزدیک یہی مساوات نورانیہ
ہے اگرچہ یہ جناب سید رح کے مسلک پر ثابت نہیں کہی جاتی ہے

کیونکہ کیفیت خلقت عالم کے متعلق جسقدر اخبار ہین بقول ذیل "بلی اخبار آحاد وارد گردیدہ است در کیفیت خلقت عالم کہ بطریق کشو بودہ است یعنی خداوند عالم شئی واحداً آفرید و بعد سائر اجزاء عالم را از او انتزاع نمود" انیس الاعلام، آحاد ہین اور آحاد جناب سید رح کے نزدیک بحسب قول ذیل "فلذلک طرحھا کما ھو مذھبہ فی اخبار الآحاد اینما وردت" ۱۲ از انوار نعمانیہ ۱۲ مطروح ہین لہذا محمدؐ و آل محمدؐ کی روحون کا سب سے پہلے پیدا ہونا اور باہم ان مین مساوات نورانیہ کا ہونا یہ سب باتین جناب سید رح کے نزدیک قابل اعتقاد نہین ثابت ہین اسی مسلک کی وجہ سے قول تجرد روح نہ اختیار کر سکے ورنہ قول تجرد بر مختضرین کے پاس شاہ ولایت کا امکنۂ متعددہ مین وقت واحد کے اندر آنا جناب سید رح کے نزدیک قابل تاویل رکیک نہ ہوتا - اور وہ عبارت جناب سید رح یہ ہے -

وکیف یقول الامامیہ ھذا وھم اذا افرغوا وسعھم وبلغوا غایتھم انتھوا بالامام فی العصمۃ والکمال والفضل والعلم الی مرتبۃ النبی وکانت تلک عندھم الغایۃ القصوی،، اِس عبارت کی توضیح مین اگرچہ بعض مجتہدین کرام ہند نے حسب ذیل لکھا ہے "کہ جناب سید مرتضی رح کی غرض یہ ہے کہ امامیہ کے نزدیک ایسی کوئی صورت نہین ہے جسمین امامؑ کے لیے رسولخداؐ پر فضیلت ہو جائے اسلیے کہ امامؑ کے لیئے انتہائی فضیلت اُنکے نزدیک یہی ہے کہ امامؑ کو حضرتؐ کے مساوی قرار دیدین جو آخر اوقات عمر آنحضرتؐ مین امامؑ کے لیے مفروض ہو سکتا ہے پس باقی اوقات مین امامؑ کا مفضول ہونا قابل انکار نہ ہوگا فضلا عن الافضلیۃ واللہ یعلم،، لیکن نورانی حقیقی

توضیح جس سے احاطۂ اقوالِ علمائے امامیہ کے تا دیہین مسامحہ کا بھی خیال کسی کو نہ ہو سکے وہ توضیح ہے جسکو حجۃ الاسلام علم الاعلام عماد العلماء المحققین سناد الفقہاء المدققین آقائی سید حسن صدرالدین الموسوی الکاظمی دام ظلہ العالی نے عبارت ذیل مین ارقام فرمایا ہے "مراد السیّدؒ ان غایۃ مایقولون فی الامام انہ مثل النبیؐ فی العصمۃ والکمال والفضل والعلم یعنی انّ ھذہ الکمالات والصفات من الموھوبات اللہ لھم کما وھبہا للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ فی الازل فھم حقیقۃ واحدۃ فی النورانیۃ وان اختلفت مراتب الفضل" فانھم حسن صدرالدین جسکا حاصل بظاہر یہ ہے کہ مراد سید رح کی یہ ہے کہ امام ؑ کے بارے مین امامیہ کے اقوال کا انتہائی قول یہ ہے کہ امام ؑ عصمت وکمال وفضل وعلم مین نبی ؐ کا مثل ومساوی ہے باین معنے کہ یہ کمالات وصفات ازل دازل الآزال کے آزال کا ازل اول جسکا ذکر ضمنی حدیث ذیل مین ہے "امام محمد تقی ؑ سے منقول ہے کہ ازل الآزال سے پروردگارِ عالم منفرد ویکتا تھا پھر اُسنے محمد ؐ وعلی ؑ وفاطمہ ؑ کو پیدا کیا فمکثوا الف دھر یس ہزار مقدر زمانون تک انکو جس شان سے رکھا وہ رہے پھر اور تمام چیزونکو پیدا کیا الخ" مین خدا نے رسولخدا کو جسطرح عطا کیے اسیطرح آلِ محمد ؐ کو عطا کیے کیونکہ یہ سب حضرات (محمد ؐ وآلِ محمد ؐ) نورانیت مین حقیقتِ واحدہ ہین اگرچہ اِن کے وجودِ شخصی وامتیازِ عینی کے مراتب ودرجات بحسب اصالت وظلیت مختلف ہین (جو کسی طرح مساوات کے منافی باین طور بھی نہین ہین کہ رسولخدا ؐ کی ناسوتی تعلیم وتربیت کے ذریعہ سے حضرت علی ؑ آنحضرت ؐ کے تمام کمالات کے ساتھ کامل ہو کر درجۂ

مساوات رکیّہ پر پہونچے اور عالمِ لاہوت (نورانیت - یاطن) میں خدا نے
نبیؐ و علیؑ کو نورِ واحد سے مساوات پر باعتبار مبدءِ خلقت و انتقالاتِ
اوّلیہ قرار دیا نہ اتحادِ حقیقتِ شخصیہ پر غرض دو تو عالموں میں مساوات
ثابت ہوگی) - اس سے زیادہ طالبِ توضیح مسئلہ کے لئے مناسب ہے کہ ذیل
کے سوالات وجوابات پر بغور نظر کرے تاکہ افراط وتفریط سے بچنے کا راستہ
جسطرح اُسپر منکشف ہو جائے اسیطرح اُسکو یہ بھی معلوم رہے کہ امثال
اقوالِ ذیل سے کسیکو تشیع سے خارج کرنا اُسیطرح ظلم علیٰ غیرہ ہے جسطرح
غیر ثابت کو قطعیات میں داخل کرنا وضعُ شئی فی غیر محلہ ہے -

(سوال) در صفحہ ۳۶ کتاب شافی جناب سید مرتضےٰ علم الہدے رح
مینویسند "وکیف یقول الامامیة هذا وهم اذا افرغوا وسعهم وبلغوا غایتهم الحقوا
بالامام فی العصمة والکمال والفضل والعلم الی مرتبة النبیؐ وکانت تلک عندهم الغایة
القصویٰ" در این قولِ جناب سید رح مراد از کمال وفضل نزد سرکار
چہ ہست تاکہ در فضل وکمال مساوات بین النبیؐ والامامؑ متصور شود
وکلامِ جناب سید رح درست وصحیح باشد - بینوا توجروا -

(الجواب) بسمہ تعالےٰ مراد از کمال وفضل مقام علو درجہ ولایت است
چراکہ امامؑ در مقام ولایت بہ نبیؐ میرسد وجہتِ افضلیت نبیؐ از امامؑ
آن است کہ نبیؐ دارائے مقام ولایت ونبوت ہست بخلاف امامؑ
کہ دارائے مقام ولایت تنہا است ومراد سید مرحوم ہم ہمین است
الاحقر ضیاء الدین العراقی

(مقام مہر)

(سوال) صاحب لب اللباب غلام نبی آف اللہ احمد حائری مجتہد...

بعد کلام مطنب می نویسد میگویم اتحاد یکی شدن دو نفس است بطلانش در مقام دو شدن است نہ در نور واحد بودن نبیؐ و علیؑ در نور را نیست کہ درآن صدق دو تائی ممتنع عقلی و باحادیث نبویست الخ اینست معنی حقیقی انفسنا کہ نبیؐ و علیؑ نفس واحد اند حقیقۃً نہ مجازاً و در ظہور بعلیحدگی بتفصیل از مجمل دو تا شدند اما آن تعدد در اصل و حقیقت نیست فقط در ظہور است و بس و ہمین است معنائے احادیث متواترۃ المعنی اولنا محمدؐ و اوسطنا محمدؐ الخ و محمدؐ انا و انا محمدؐ الخ انتہیٰ کلامہ اگر کسی باین مضمون مذکور اعتقاد دارد و بگوید کہ قول مجلسیؒ فلا فرق فی المسمّٰی بل فی الاسم و ہذا وجہ حسن (از مرآۃ العقول شرح اصول کافی) ہمین معنی دارد نزد سرکار شخص مذکور از فرقہ محقہ خارج است یا نہ وصحت اعتقاد مذکور ممکن است یا نہ۔ بینوا توجروا۔

(الجواب) خارج نمودن شخص مذکور باین اعتقاد از فرقہ محقہ بے وجہ است زیرا کہ این مطالب مطالب ضروریہ نیست تا منکرش خارج از فرقہ محقہ شود بلی شخص عاقل در اینگونہ مطالب باید توقف نمودہ و علمش را بخود شان موکول نماید۔ حررہ الفانی عبداللہ المامقانی۔

(مہر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اتحاد شخصی کہ اختلاف در مجرد ظہور باشد صحیح نیست. بلی جہات اشتراک بسیار است کہ مصحح اطلاق واحد است بتجوزاً نہ حقیقۃً و انچہ از اخبار یا کلمات علماء از اخبار در این باب حکایت شدہ مراد ہمین معنی یا مبدء خلقت و انتقالات اوّلیہ است نہ آنکہ مراد اتحاد حقیقت شخصیہ

واختلاف در مجرد بروز وظهور باشد چنانچه بعض ملاحدهٔ صوفیه در بعض مقامات گفته اند۔ واللہ تعالے العالم الاحقر علی الحسینی الشیرازی (مہر)

اگر غرض اتحاد در مراتب ولایت باشد ضرر بمذہب جعفری ندارد۔
ضیاء الدین العراقی النجفی (مہر)

(سوال) چہ میفرمائید در این مسئلہ کہ شخصیکہ از کتاب اربعین الحسینیہ مولفہ میرزا محمد قمی معاصر صاحب شفاء الصدور عبارتِ ذیل را نقل کند قولہ ونیز اخبار زیاد وبسیار وارد شدہ بلکہ ضرورت مذہب است کہ ائمہ علم بما کان ومایکون دارند وہیچ امرے بر ایشان پوشیدہ نیست الخ وچون این نحو از علم مناط تکالیف شرعیہ نیست بلکہ تکالیف منوط بعلوم رسمیہ متعارفہ وحاصل از اسبابِ عادیہ علم است انتہیٰ کلام قمی۔ وبگوید کہ تعلیم رسول خدا نیز از اسباب عادیہ علم است وعلومیکہ از این تعلیم حاصل شدہ اند آنہا نیز در علوم رسمیہ داخل اند خواہ آن متعلم از ائمہ باشد یا از اصحاب البتہ آن علومیکہ از قوۂ روح القدس والہام وغیرہا ائمہ را حاصل شدہ است فقط ہمین علوم در قسم اول داخل اند وانہا مناط تکالیفِ شرعیہ نیستند وہمینہا را علوم لدنی میگویند شخص مذکور نزد سرکار صحیح العقیدہ است یا نہ وصحت قول مذکور ممکن است یا نہ۔ بینوا توجروا۔

(الجواب) قول مذکور اسباب فسادِ عقیدہ نیست وتعلیم نبیؐ را یا امام مطلقا داخل در علوم رسمیہ دانستن یا مناط تکالیف بودن خصوص علوم رسمیہ ممنوع است بلکہ گاہ باشد کہ بتوسطِ نبیؐ افاضۂ علوم غیر رسمیہ بر امام شود وگاہ باشد کہ علم غیر رسمی منشاء بعض تکالیف گردد۔ واللہ تعالے العالم الاحقر علی الحسینی الشیرازی (مہر)

این شخص صحیح العقیده است۔

ضیاء الدین العراقی (مہر)

(سوال) یک عالم دین حق بنا بر قول شیخ ابو جعفر صدوق "لا یوصفون فی شیءٍ من احوالهم بنقصٍ ولا عصیان ولا جهل" قائل و معتقد باین امر شده است که جناب رسولخدا و هر امام از ائمه اثنا عشر ع از حین پیدائش روح و ولادتِ جسم عنصری همه اصول دین و فروع دین را تفصیلاً میدانند البته رسولخدا آنها را اظهار و تبلیغ نمی کرد تا وقتیکه وحی بذریعه فرشته یا بلا واسطهٔ فرشته برای تائید علم حاصل می آمد و امام ع اظهار و تبلیغ تبعی آنها را نمی کرد تا وقتیکه رسولخدا یا امام سابق ع آنها را تعلیم بطریقِ تاکید و تائید و تکریم میکرد غرض حاصل کلام این عالم اینست که در رسولخدا و هر امام از ابتدای پیدائش یک قوت روح القدس است که بجهت این قوت پیغمبر و هر امام ع هر هر جزءِ دین را از انواع معارف و احکامِ خدا از ابتدای پیدائش خود تفصیلاً بالفعل میدانند نه بقوت قریبه (زیرا که این هم مجاز است و خلافِ ظاهر قول ابو جعفر "لا یوصفون فی شیء الخ" هست) البته مکلف به تبلیغ و اظهار و عمل آنها نمی شوند تا وقتیکه وحی خدا برای رسولخدا و الهام خدا و تعلیم ظاهری رسولخدا برای امام حاصل شود و این عالم تعلیم پیغمبر و امام سابق ع را تعلیم تکریمی میگوید که برای اظهار فضیلتِ ائمه ع بر عامة الناس مقرر شده است غرض این عالم موصوف نزد سرکار از مذهب امامیه بجهت اعتقادِ مذکور خارج است یا نه۔ و صحت اعتقاد مذکور نزد سرکار ممکن ست یا نه۔ بینوا توجروا۔

(الجواب) بسم الله الرحمن الرحیم اگرچه کلماتِ این عالم شاید خلاف ظواهر اخبار و آثار باشد لکن بر فرضیکه مخفی باشد مثل

سائر خطا ہائیست کہ در مطالب علمیہ واقع میشود۔ بعد از آنکہ براے بنیؑ
منزلتے معتقد شد کہ بنیؑ بسبب آن متصف بصفت نبوت شدہ کہ او را غیر آن
فاقد است کہ جز اف لازم نیاید ظاہر آنست کہ از مذہب خارج نشدہ اگرچہ
فی الواقع در بعض استفادات و افادات وکلمات مخطی باشد۔ واللہ العالم

الاحقر ابو الحسن الموسوی الاصفہانی (مہر)

احمد آل کاشف الغطا (مہر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حقیقت محمدیہؐ کہ عبارت از نور اوّل وصادر اوّل است عبارت از
رسول اکرمؐ است و ائمہ اثنی عشرؑ پس اینہا در عالم انوار عالم بکل (یاد کردہ
فی السوال) بودند اخبار حیینؑ دلالت دارو فافہم۔

حسن صدر الدین الموسوی (مہر)

رسوال ۳) یک عالم دین حق بنا بر قول صاحب احقاق الحق قاضی نور اللہ
" و یمکن ان یقال ایضا ان مراد المصنف بالمساواۃ المساواۃ
فی الصفات النفسیۃ و ح نقول ان اراد الناصب بکون نبینا نبیا
مرسلاً خاتم النبوۃ بعثتہ علی الوجہ المذکور فظاہر ان ھذا لیس
من صفات النفس کما صرح بہ الغزالی فی المنخول حیث قال ردا علی قولہ ولکنہا
عبارۃ عن اختصاص شخص بخطاب التبلیغ انتہی وان اراد بہ الصفۃ
الکاملۃ النفسیۃ التی ینبعث عنہا البعث علی الوجہ المذکور و
تقتضی المساواۃ فی الدرجۃ فلا یمتنع ان تکون تلک الصفۃ
وتلک الدرجۃ حاصلۃ لامیر المومنین غایۃ الامر ان خصوصیۃ
خاتمیۃ نبینا منعت عن بعثتہ علی الوجہ مخصوص وعن اطلاق الاسم

علیہ شرعًا کما قیل بمثلہ فی منع اطلاقِ اسم الجوہر بمعنی الموجود لا فی موضوع علی اللہ سبحانہ (از بحث آیۂ مباہلہ احقاق الحق وقول دیگر ان قیل کیف تیحقق المساواۃ فی جمیع صفات النفس ومنھا النبوۃ التی لم تحصل لعلیؑ قلتُ ان ارادا لغاصب بالنبوۃ بعث انسان علی الوجہ المخصوص فظاہرانّ ذالک لیس من صفات نفس النبیؐ حتی یحتاج الی استثنائہا وان ارادبہا الصفۃ النفسیّۃ الکاملۃ التی ینبعث منہا البعث المذکور فلا یمتنع ان تکون تلک الصفۃ حاصلۃ لہ ثم تنا غایۃ الامر ان خصوصیّۃ خاتمیّۃ نبیّنا منعت عن بعثہم علی الوجہ المخصوص وعن اطلاق الاسم علیہم شرعًا کما قیل بمثلہ فی منع اطلاق اسم الجوہر بمعنی موجود لا فی موضوع علی اللہِ سبحانہٗ (از بحث حدیث من اراد ان ینظر الی ادمؑ فی علمہ الخ احقاق الحق)۔ قائل ومعتقد باین امر شدہ است کہ ائمہ اثنا عشر ما با محمدؐ مصطفٰی در جمیع صفاتِ نفسانیّہ وکمالاتِ ذاتیّہ مساوی اند وآن معنی نبوت ودرجۂ نبوت کہ از صفاتِ نفسانیۂ ذاتیۂ رسولخدا قبلِ بعثت بود اگر چہ آن معنی برائے ائمۂ ما در واقع حاصل میشود (واز این جہت اثبات فضیلتِ ائمۂ ما بر انبیائے سابقین ممکن میباشد ورنہ خیر) ولکن اطلاقِ لفظِ نبی بر ائمۂ ما شرعًا درست وجائز قرار نیافتہ است بلحاظِ حفاظتِ آن جلالت وفضیلتِ رسولخدا کہ آنحضرتؐ را بر تمام ائمۂ ما بجہت رسالت حاصل شدہ است وختمِ نبوت ورسالت صفتی است از صفاتِ نفسانیّۂ خارجیّۂ رسولخدا نہ از صفاتِ نفسانیۂ ذاتیّہ۔ غرض صحتِ قولِ قاضی نور اللہ رح در مذہب امامیّہ حقہ نزدِ سرکار ممکن است یا نہ وعالمِ موصوف نزدِ سرکار از مذہبِ امامیّہ

بجہت اعتقادِ مذکور خارج است یا نہ وصحت اعتقاد مذکور نزد سرکار ممکن ست یا نہ بینوا توجروا

(الجواب) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عالم موصوف بجہت اعتقاد مذکور
از مذہب امامیہ خارج نیست وصحتِ اعتقادِ مذکور ممکن است این نحو از اختلافات
ہمیشہ در بین امامیہ بودہ واین نحو از امور از ارکان مذہب امامیہ واصول آن
نیست کہ بتوان گفت معتقد بآن از مذہب خارج است اگرچہ مخطی باشد۔

واللہ العالم الاحقر ابوالحسن الموسوی الاصفہانی (مہر)

احمد آل کاشف الغطا (مہر)

(سوال) یک عالم دین حق بنا بر قول صاحب اکسیر العبادات فی اسرار
الشہادات آقا فاضل دربندی "ومقام تحقیق الحال فی الملکۃ النورانیۃ
الملکوتیۃ فی الذین یقرون بولایتہم فہذا مقام جامع لا یلاحظ فیہ ذوات
اہل بیت العصمۃ ای ذواتہم النورانیۃ وحقائقہم الملکوتیۃ
الا علی نمط الاتحاد والاجتماع کما کانوا فی اصل الخلقۃ الابداعیۃ
الملکوتیۃ نوراً واحداً وشیئاً جامعاً فلا یلاحظ تلک الذوات والحقائق
القدسیۃ فی ذلک المقام علی نہج التفریق والانفصال فلہذا لا یتم
ثمرۃ مفیدۃ محبۃ بعضہم دون بعضہم والاقرار بولایۃ بعضہم
دون بعضہم الخ (از صفحہ ۱۵۵) ان الاخبار المتسامعۃ المتظافرۃ الناطقۃ
بنزول الملائکۃ الی الائمۃ الطاہرین والصدیقۃ الکبریٰ
فاطمۃ الزہراء ع لا تنافی ما علیہ اتفاق اہل الاسلام من انقطاع
اہل الوحی بعد حبیب اللہ لان الوحی انما ہو بعث اللہ تعالیٰ
الملک الی البشر لیقول الملک ان اللہ تعالیٰ یوحی الیک کذا
وکذا فہذا لا یکون فی غیر الانبیاء من غیر فرق فی ذلک

بین الاحکا م الوجودیۃ من امور التدبیر والتکوین ونحو ذالک و
بین الاحکام الشرعیۃ (از ۳۷۴ صفحہ) ولا یخفی علیک ان ھذہ
الآیۃ وان کانت فی اخذ اللہ تعالے المیثاق والعھد من النبیین
والمرسلین لاجل نبینا الا انہ لا فرق فی حکم ھذہ الآیۃ بین
نبینا وبین آلہ المعصومین لان آل محمد یساوونہ فی کل ما اعطاہ
اللہ تعالے الا ما خرج بالدلیل فیدل علی ذلک بعد الاخبار المتظافرۃ
والاحادیث المتواترۃ المتکاثرۃ قولہ تعالے فقل تعالوا ندع ابنائنا
وابنائکم ونسائنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم فالمراد من انفسنا
ھو امیر المومنین فیکون مساویاً للنبی فی کل ما اعطاہ اللہ تعالے الا
ما خرج بالدلیل وسائر الائمۃ مثل امیر المومنین فی ھذا الحکم
(از ۴۵۲ صفحہ) ۔ قائل ومعتقد باین امر شدہ است کہ ائمہ اثنا عشر ما ؑ
با محمد مصطفےؐ در جمیع عطایاے الٰہیہ مساوی اند البتہ نبوت بمعنے بعث اللہ تعالے
الملک الی البشر لیقول الملک ان اللہ تعالے یوحی الیک کذا وکذا
براے ائمہ ما ؑ حاصل نیست وخصائصی کہ براے رسالتمآب از کمالاتِ شرعیہ
باتفاق علماے اعلام ثابت شدہ اند بعضے از آنہا احکام مخصوصہ اند نہ کمالاتِ
ذاتیہ وبعضے از آنہا بجہتِ اعجاز افعال خدا مستند (ومن ثمّ قال الشیخ علی
فی کتابہ منار الھدی انہ یعاد لہ فی جمیع منازلہ الا فی تلقی الوحی الیہ
بلا واسطۃ البشر) غرض این عالم موصوف نزد سرکار از مذہب امامیہ حقہ
بجہت اعتقاد مذکور خارج است یا نہ وصحتِ این اعتقاد در مذہب حقہ
نزد سرکار ممکن است یا نہ بینوا توجروا ۔

(الجواب) بسم اللہ الرحمن الرحیم این عالم بواسطہ این اعتقاد

بر تقدیریکہ مخطی باشد از مذہب امامیہ خارج نمیشود این نحو از اختلافات بلکہ بالاتر از آن ہمیشہ بین اساطین دین و مذہب بودہ تعقیب در ہمین گونہ مطالب مناسب نیست و از میزان اعتدال شرع و عرف خارج است۔
واللہ العالم۔ الاحقر ابو الحسن الموسوی الاصفہانی (مہر)
احمد آل کاشف الغطا (مہر)

اس رسالہ مین بوجہ اختصار چند جوابات آن حجج الاسلام والمسلمین و آیات اللہ فی العالمین کے لکھے گئے ہین کہ جو بوجہ اپنے کمالات و صفات کے اس زمانہ مین اساطین دین ہونیکے علاوہ اساتذۃ الکل فی الکل قرار پاتے ہین خداوند عالم مومنین کو ایسا فائدہ پہونچائے جس سے اطمینان نفس کے علاوہ باب نزاع بند ہو جائے۔

تمت

حواشی رسالہ نور المساوات

لہ نہ کیفیۃً کیونکہ نبیؐ و علیؑ کے درمیان بعض طرقِ علوم کا اختلاف جسطرح
اتفاقی ہے اُسیطرح اُنکے فضائل وکمالات مین بالذات وبالعرض (اصل و
فرع۔ اصالت وظلیت) کا فرق اجماعی ہے اسیوجہ سے علماے محققین نے
بذریعۂ کیفی فرق کے حضرت علیؑ سے رسولخداؐ کی افضلیت ثابت کرکے بذریعۂ
مساواتِ کمیّہ کے اصحاب وانبیاے سابقینؑ سے حضرت علیؑ کی افضلیت
ثابت کی ہے کیونکہ رسولخداؐ کے ساتھ مساواتِ کمیّہ بھی سواے آل محمدؐ کے
کسی اور مخلوق کو حاصل نہین ہے اور نہ ثابت ہوسکتی ہے اس بیان کیلیے
بڑے بڑے علماے محققین کے اقوال ذیل کے امثال کافی ہین "شیخ علی بحرانیؒ"
نے منار الہدیٰ مین فرمایاہے والامام خلیفۃ النبیؐ فی جمیع منازلہ الا فی
تلقّی الوحی بلا واسطۃ احد من البشر فان ذلک مخصوص بالنبیؐ الخ
اور مجلسیؒ نے تذکرۃ الائمہ مین فرمایاہے رسولخداؐ ہفتاد و دو اسم میدانست
واین اسامی راہم تعلیم آنحضرتؐ (علیؑ) نمود و مرتبہ وجلالت او بمرتبۂ
وجلالت جائے رسید در نزد حضرت رسالت پناہ کہ بغیر از نبوت در ہمہ کمال
با آنحضرتؐ مساوی شد۔ کمال نبوت کی تعبیر جسطرح رسولخداؐ کے درجۂ اصالت کے
ساتھ ہوئی ہے اسیطرح آنحضرتؐ کے درجۂ اصالت کی تعبیر نبوت کے ساتھ
قرار پاتی ہے لہذا درجۂ اصالت کا بہ نسبت آل محمدؐ کے مخصوص بآنحضرتؐ
ہونا سبب قرار پاتاہے اس بات کا کہ نبوت کا اطلاق آل محمدؐ پر خلافِ واقع
قرار پاکر ناجائز ہے بلکہ آیۂ خاتم النبیین کے معنے اجماعی پر ذیل کے قول اہل

کی بنا بر رو اما انکار کردن چیزیرا کہ اجماعیست در او دو قول است اول آنست کہ آن ہم مثل انکار ضروری دینیست دویم آنست کہ نہ چنین است و منکر او کافر و مرتد نمیشود ۱۲ از حاشیہ عقائد الشیعہ) انکار ضروری دین قرار پاکر کفر و ارتداد ہے محتمل ہے کہ بلحاظِ قول ثانی صاحب شفار الصدور نے اِس اطلاق کو ناجائز قرار دینے پر قول ذیل مین اکتفا کی ہو" وشاہد عقل نیز برین عموم در دست است چہ مقتضاے وراثت معنوی وانتساب روحانی واتصال بے تکیف وقیاس قلبی و اشتقاق لبی کہ بین وصی و نبی است انتقال جمیع کمالات مورث است بسوے وارث الخ درجہ اصالت وساطت رفیض خدا) از براے مقام نبوت محفوظ است الخ پس لامحالہ کمالاتِ نبوت بروجہ اتم در وجود ایشان ساری و متجلی است اگرچہ اطلاقِ اسم نبی بر ایشان جائز نباشد وازین جہت است کہ حضرت امیرؑ در خطبہ قاصعہ فرمود کہ پیغمبرؐ بمن گفت "اِنَّكَ تَسْمَعُ مَا اَسْمَعُ وَتَرىٰ مَا اَرىٰ اِلَّا اَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِیٍّ الخ بالجملہ مشارکت ائمہ ہدیٰ با حضرت رسالت درین کمالات اگرچہ بروجہ ظلیت و اصالت است وسے دراصل اتصافِ آنہا بآن کمالات بموجب اخبار متواترۃ المعنی بلکہ مذکور در اذہان خیصر جاے تردید وارتیاب نیست" ۱۲

سلہ فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین سورۂ حج کے تحت مین کہا ہے "ذَکَرُوا لِی وجوہِ الفرق بین الرسول والنبی اَنَّ مَنْ جاءہ الملکُ ظاہرًا وَاَمرہٗ بدعوۃِ الخلق فھو الرسول وَمَن لم یکن کذلک بل راے فی النوم کونہ رسولًا او اخبرہٗ احد من الرسل بانہ رسول اللہ فھو النبیّ الذی لا یکون رسولًا" اور آقا فاضل دربندی رحمہ نے فرمایا ہے

"ان الوحی انما ھو بعث اللہ تعالےٰ الملک الی البشر یقول الملک ان اللہ تعالےٰ یوحی الیک کذا وکذا فھذا لا یکون فی غیر الانبیاء من غیر فرق فی ذلک بین الاحکام الوجودیۃ من امور التدبیر والتکوین ونحو ذلک وبین الاحکام الشرعیۃ" ۱۲ از ۲ ۳۷ صفحہ اکسیر العبادات"۔ ان اقوال کی بنا بر نبوت و رسالت و وحی نبوت و رسالت کا انتفا حضرت علیؑ سے منافی اس بات کا نہیں ہے کہ حضرت علیؑ تمام اوصاف و کمالاتِ نفسانیہ (ذاتیہ) میں جناب رسولخدا کے مساوی ہیں البتہ منافی اس بات کا ہے کہ یہ کہا جائے کہ حضرت علیؑ تمام اوصاف و کمالات میں جناب رسولخداؐ کے مساوی ہیں چاہے کمالات شخصیہ ہوں یا غیر حالانکہ یہ بالبداہتہ باطل ہے ورنہ نبی و رسول ہونیکے علاوہ لازم آئے گا کہ جناب فاطمۂ زوجہ پیغمبر و دختر وصی بھی ہوں نعوذ باللہ من ذلک الخ از کلمۂ حق اور بلحاظ امثال اقوال مذکورہ بالا صاحب حقائق الحق کا قول ذیل "ان ارید بالنبوۃ بعث الانسان علی الوجہ المخصوص فظاہر ان ذلک لیس من صفات نفس النبی حتی یحتاج الی استثنائہ" بلا اشکال ہے ۱۲

ﷺ یہ تعریفِ نبوّت و امامت اصطلاحی کی بنا بر ضروری ہے ورنہ بلحاظ قول ذیل "اما معنی قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ ابنای ھذان امامان قاما او قعدا فھو ان الامامۃ ریاسۃ الٰہیۃ وشرافۃ نفسانیۃ (ذاتیۃ) سواء باشر الامر وقام بہ ام لا۔ قام بامر المسلمین او قعد فی بیتہ وفوض الی غیرہ وھو تقدس نفس شریفۃ کاملۃ علی النفوس البشریۃ فی السیر الی اللہ وصیرورتھا واسطۃ للفیض ووصولھا الی

النفوس السافلة واستمدادها من الحق بتوسیطه وهذا المعنی قد یطلق علیه النبوة ایضا ولا فرق بینهما من هذه الجهة وهو واسطة بقاء العالم یشیر الی ما ذکرنا الاخبار الکثیرة من طرق الخ از ۳۶۹ صفحہ اربعین الحسینیہ حجۃ الاسلام آقا حاج میرزا محمد قمی معاصر صاحب شفاء الصدور" بارادۂ معنی مذکور بدون معنے اصطلاحی عدم فرق ظاہر ہے اور صاحب احقاق الحق کے قول ذیل" وان ارادیه الصفة النفسیة الکاملة التی ینبعث منه البعث المذکور فلا یمتنع ان تکون تلک الصفة حاصلة لائمتنا الخ" کی تقریر بالمعنے المذکور کیونکر مستبعد ہو سکتی ہے جبکہ اصالت وساطت وظلیت کا فرق شخصی وخارجی قرار پاتا ہے ۱۲

نابجہ

۵۲ یہ وہ حضرات ہو سکتے ہیں جنکے نزدیک احادیث تقدم ارواح وطینت ومیثاق علی سبیل الحقیقہ نہیں ہیں لیکن بحمد اللہ مجلسی رح کی عام تصنیفات نے عوام تک میں بھی ہمارے نبیؐ وائمہؑ کی ارواح کا آدم ودیگر مخلوق سے پہلے پیدا ہونے کا اعتقاد ایسا پھیلا دیا ہے اور خواص نے ادلہ سے ایسا ثابت کردیا ہے کہ اگر آج بعض ادلۂ قویہ سے بھی بیان کرکے کوئی یہ اقرار لینا چاہے کہ ہمارے نبیؐ وائمہؑ کے انوار وارواح سب سے پہلے پیدا نہیں ہوئے تو کوئی مؤمن سوائے خاص کے غالباً اس اقرار کرنے پر آمادہ نہ ہوگا اسکے علاوہ بملاحظۂ اقوال ذیل" چنانکہ در انبیاءؑ واولیائم است طبیعت ومزاج ایشان بر خلاف طبیعت ومزاج غالب مردمان الخ بسبب آنکہ ذات وطینت وعوارض عالم طبیعت آن ہردو از جوہر عقل واعلی علیین است وطبیعت ومزاج آن با واعتدال صفامی باشد بصفائی

از کتاب تحفۃ الملوک پس از معتدل حقیقی بود اسطہ غیر از معتدل نیاید پس اعتدال حقیقی در ممکن سوائے حقیقت محمدیہ نباشد لہذا گوییم چون حقیقت ایشان معتدل بود ترکیب بدنہاے ایشان ہم باید بر نہج اعتدال بودہ باشد و این جوہر ہاے منویہ ارضیہ را چنین استعدادی نبود لہذا حضرت احدیت جل جلالہ از براے انعقاد نطفۂ ہر یک از ایشان جوہرے علوی آسمانی عرشی بہشتی نازل میکرد بر روے غذاے پس از خوردن آن غذا آن جوہر علوی بعینہ در صلب امام حی قرار گرفتہ پس از مواقعہ در رحمہاے طیبات امہات ایشان قرار یس ترکیب می شد بدنہاے ایشان معتدل الاعتدال حقیقی نہ اضافی الخ از کلمات شیخ محمد مجتہد ان طینۃ علیین منبع الحیوۃ والقوۃ والقدرۃ و منبع الانوار المتشعشعا نیہ فلاجل ذلک لا یتطرق الاندراس والانطماس والبلی الی ابدان الحجج المعصومین فہذا لا ینافی تطرق الموت الیہا بانقطاع العلاقۃ التی بینہا و بین الارواح الخ از اکسیر العبادات اما خاتم انبیاء و ائمہ ہدیٰ را بعلاوہ از ارواح خمسۃ روح العظمۃ و روحی کہ ایدہم بہ منہ باشد موجود است و نیز در سایر ارواح کہ باین مخلوق شریک بیباشند امتیاز دارند مثلاً روح القوۃ ایشان غیر از روح القوۃ دیگران است بلکہ روح البدن ایشان از روح الایمان و روح القدس دیگران شریف تر است و ہمچنین مردن ایشان چون مردن دیگران نیست بلکہ در عین مردن زندہ ہستند ہمان بدنہائیکہ در دنیا بودند اگر از انظار مردم ظاہر بین پوشیدہ اند در ابصار اہل یقین محسوس الخ از ریاض العرفان۔ و یحتمل ان تکون طینۃ الانبیاء والمرسلین والاوصیاء

داخلة فی کلا المقامین (مقام روح و مقام بدن) تحت طینة
الشیعة (شیعہ کی اصل و مادہ) لانهم علیهم السلام ایضاً کانوا
من شیعة محمد وآله المعصومین کما یحتمل غیر ذلك الخ اکسیر العبادات
اسیطرح بعض علام نے محتمل حدیث میں یہ کہا ہے حاصل مضمون یہ ہے کہ انبیاءؑ
اور مومنین کی طینت میں نوعی اتحاد ہے اگرچہ ابدان مومنین کی طینت نسبت
قلوب کی طینت سے کم رتبہ ہے۔ اصل در اشتقاق اتصال است نہ انقطاع
پس میباید کہ وجہ دیگر از جنس من علیها بوده باشد گویا ازاین سبب
از معادن عصمت و طہارت و اہل بیت نبوت و رسالت روایت شده است
کہ نحن وجه الله دائیم و جہ خدا کہ باقیست وغیر او ہمہ فانی است الخ تشبیہ
کسی بوجہ اللہ در ہیچ کتابے از کتب سماویہ نشده مگر آل محمدؐ البتہ کہ کسا نیکہ
مثل ذات خدا یا مثل روے خدا بوده باشند بہتر خواہند بود از آنہا ئیکہ این
شباہت را ندارند الخ در این مقام اشکالے میتوان نمود باین گونہ از کہ
عقائد اہل ملل آنست کہ حشر ارواح و اجساد انسانی لازم و واجبست و بعد از
حشر نیز ہمیشہ باقی خواہند بود و فنا سے از برائے ایشان نخواہد بود و معنی حشر
در نظر دقیق نیست مگر جمع کردن اجزاء از ہم پاشیده شده بدن انسان
و بعد از آن جمع نمودن در میانہ بدن و روح او پس بنا بر این فرقے در
ما بین آل محمدؐ و دیگران نخواہد بود زیرا کہ اگر مجرد مفارقت نمودن روحست
از بدن از برائے ایشان نیز اتفاق افتادہ اگر مراد بقاے دائمیست از
برائے دیگران نیز ہست و چند جوابے ازاین اشکال بخاطر میرسد اول
آنست کہ ابدان و ارواح ائمہ یکجا باقی میمانند و اصلاً از ہم متلاشی نمیشوند
(اگرچہ وہ علاقہ و تعلق خاص ضرور منقطع کہا جائیگا کہ جسکی وجہ سے لوگون کی

نظر مین باعتبار آثار انکے لیے حیات دنیوی ثابت ہوسکتی ہے اور اس انقطاع
کے اسباب مین سے چونکہ قاتل وظالم کا فعل نامشروع بھی ہے وہ سزاوار
سزا ہوا) و بدنہاے ایشان نیز کہنہ نمیشود الخ و فی الحقیقۃ ہمین ابدان
(ظاہریہ) ایشان از ارواح کافۂ شیعہ الطف بود و چگونہ چنین نباشد کہ
آنہارا ظلے و کسالتی و خوابِ متعارفے فضلات متعارفہ نبود بلکہ از ہرجائیکہ رسولخدا
میگذشت تا مدتی از آنجا بوے عطر بدن آنسرور بمشام ماند ہ میر سید الخ
از معدن الاسرار حجۃ الاسلام آخوند ملا علی قزوینی رہ اگر مخلوق اول
(محمدؐ و آل محمدؐ) کی ایسی حالت اکملیت مین ابداعیات کے اندر فرض کیجائے
کہ جس سے بالا حالت کی مخلوق بقعۂ امکان مین متصور ہوسکتی ہے تو بقاعدۂ
امکان اشرف معاذاللہ خدا کی اشرفیت تمام نہ ہوگی لہذا محمدؐ و آل محمدؐ کے
وجودِ ابداعی کو ایسی قوت و شدت پر پیدا کرنا جسکی وجہ سے خدا کے معلوماتِ
اربعہ غیر متناہیہ (تمام موجودات و تمام معدومات اور اول کے اعدام کے
حالات اور ثانی کے وجودات کے حالات - اول مین اہل جنت و نار کی
حرکاتِ غیر متناہیہ ابدیہ بھی داخل ہین) مین سے ماکان و مایکون الی
یوم القیامہ (مرویست کہ در لوح ہفت خط نوشتہ است دو خط و نیم از براے
احوال دنیا است از ابتدا و انتہا و چہار خط و نیم از براے احوال قیامت
از حشر و نشر و بعث و نشور تا وقت رسیدن بہشتی ببہشت و دوزخی بدوزخ
غرض کائنات متناہیہ کا انکشاف تام حین ایجاد سے ثابت ہو - امر واقعی
قرار پاتا ہے اور جبکہ اسی قاعدہ پر قولِ ذیل میر باقر داماد رح "لا ابداع فی الفضا
ولا بالنسبۃ الی جناب القدس الحق والمفارقات المحضۃ من
ملائکتہ القدسیۃ" مبنی قرار دیا جائے گا تو صاحبان عقل اول کے لیے

باعتبار تجلی عقل اوّل بطریقِ اَولیٰ یہی شان ثابت قرار پائیگی اور اُنکے وجودِ زمانی جسمانی حِسّی کے اعتبار سے بدا و نفی علم وغیرہما قرار پاسکینگے اور اسی قوت وشدّت کا ذکر قول ذیل مین ہے" بعد از مُردن اسرافیل کہ صاحب صور است چندین وقت باقی میماند تا چہل سال یا چہارصد سال یا چہار ہزار سال و ہیچ صاحب روحے درین مدت باقی نیست مگر ارواح چہاردہ معصومؑ کہ آنہا داخل در صور اسرافیل نمیشوند بجہت آنکہ اسرافیل این قدر قوت ندارد کہ بدمیدن او جذب ارواح چہاردہ معصومؑ نماید داخل در سوراخ خود نماید زیراکہ قوّت ارواح ایشان بیش از اسرافیل است وآنہا در مقام خود تسبیح و تہلیل و تقدیس الٰہی میباشند درین زمان خداوند میفرماید لِمَنِ الْمُلْک از برائے کیست بادشاہی بعد خود میفرماید لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہّار و در بعض اخبار وارد است کہ این کلام را درجواب خداوند چہاردہ معصومؑ میگویند وچون ایشان وجہ ورو ے خداوند میباشند باین معنے کہ پیش ما گفتیم لہٰذا ہلاک نمیشوند الخ از عقائد الشیعہ" اور ان اقوال مذکورہ کے دیگر امثال کے ہوتے ہوئے کون مومن اس تحقیق سے خوش ہوسکتا ہے کہ حضرت علیؑ کا مبدء ولادت مین تلاوتِ قرآن کرنا دست رسولؐ مین سنگریزون کے کلام کے مثل تھا خصوصاً جبکہ قصۂ آدمؑ کے علاوہ قصۂ عیسےٰؑ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتَانِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا، نصًّا موجود ہوکر ثابت کررہا ہے کہ اگر تکلم عیسےٰؑ اُسوقت عادتِ مستمرۂ عامۂ ناس کا خارق ہے تو اُس کے مضمون کو مطابقِ واقع فعلاً نہ سمجھنا اور باعتبار آیندہ ارتکاب تجوز بلا اثباتِ استحالۂ متبادر قرار دینا بلا وجہ وجیہ خلافِ اصل ہے بلکہ محققین نے اِس سے قول تجردِ روح باین طور ظاہر قرار دیا ہے کہ حقیقتِ نبوت ابتدائے

وجود سے (جو کہ آیہ کا ظاہر ہے) نہین ثابت وظاہر ہے بدون درایتِ کتاب ودارائی حقیقتِ شرعیہ کے ابتداے وجود سے اور یہ درایت ودارائی بدون وجودِ تجردی (جنبۂ تجردی) غیر ظاہر ہے ۱۲

۵۵ جہان سے عوالم امکانیہ (پیش از خلقت این زمین وآسمان ہزار ہزار عالم وہزار ہزار آدم خلق فرمودہ است الخ ودر ہر عالمی پیغمبر خدا محمد بن عبد اللّٰہ وامیر المومنین وائمہ طاہرین حجتِ خدا بودہ اند بر مخلوقات آن عالمہا وہر یک از مخلوقات آن عالمہا غیر از دیگرے بودہ اند وہمچنین ایشان حجت خدا بودہ اند وبباشند بر اہل عالمہاے آیندہ کہ بعد از قیامت خلق خواہد شد نظر بعموم وھم حجج اللّٰہ علی اھل الدنیا والاخرۃ والاولی الخ از عقائد الشیعہ) مین ان حضرات کے تصرفات حیاتِ دنیویہ کے وقت اور اسکے قبل وبعد مین قرار پاتے ہین۔ اگرچہ عوالم امکانیہ اسقدر کثیرہ ہین کہ بغیر تعلیم خدا جانے ہی نہین جا سکتے ہین لیکن باعتبار اصول تین قسم مین سے ہوتے ہین۔ عالم عقلی عالم نفسی۔ عالم حسّی۔ کیونکہ سب کا مجموعہ بمنزلہ حیوان ہے بجاے نفس عالم عقلی اور بجاے قلب عالم نفسی (عالم خیالی) اور بجائے بدن عالم حسّی (عالم جسمانی) ہے ۱۲

۵۶ اسی کے اعتبار سے نزلونا عن الربوبیۃ الخ وانک تسمع ما اسمع وتری ما اری الخ وغیرھا کا ورود صحیح بلا تاویل رکیک قرار پا سکتا ہے کیونکہ مقام نورانیت مقام ولایتِ مطلقہ ہی ہے جسکی شان قول ذیل کی نفی سے بھی ظاہر ہے "انما کانت محاربۃ الامام معہ القوم بالقوۃ البشریۃ والشجاعۃ الانسانیۃ لا بالقوۃ اللاھوتیۃ والقدرۃ التی ھی شان من شئون صاحب الولایۃ المطلقۃ الخ

لان سید الشہداءؑ کان مجمع بحر الشجاعۃ المحمدیۃ و العلویۃ وکان رسول اللہ قد وھب شجاعتہ ولدہ الحسینؑ فکان مظہر شجاعۃ کل الانبیاءؑ والمرسلینؑ والاوصیاءؑ والصدیقین الخ"
غرض اسی مقام سے سوالِ ذیل کا جواب ذیل ہے۔
(سوال) اگر کسی این اعتقاد دارد کہ علوم و معارف ایمانیہ و فیوض آلہی در عالمِ انوار بائمہ اثنا عشرؑ بواسطۂ رسولِ خداؐ نرسیدہ اند بلکہ بطریقیکہ رسولِ خدا را علوم و معارف و فیوضِ آلہی در عالمِ انوار حاصل شدہ اند بہمان طریق ائمہ اثنا عشرؑ را نیز علوم و معارف و فیوضِ آلہی در عالمِ انوار حاصل شدہ اند البتہ در این عالمِ اجسام اکثر علوم و معارف و فیوض آلہی بائمہ اثنا عشرؑ بواسطۂ رسولِ خداؐ رسیدہ اند۔
شخصِ مذکور بجہتِ اعتقادِ مسطور نزدِ سرکار از فرقۂ حقہ خارج است یا نہ بینوا توجروا۔
(الجواب) بسمہ تعالےٰ چون تساوی در ولایت صحیح است ممکن است ارجاع این فرمائش باین معنے۔ واللہ العالم الاحقر ضیاء الدین العراقی (مہر)
اور ممکن ہی کہ اسطرح کہا جائے کہ عقلِ اوّل (ایسی نوع بسیط جو اُس فرد واحد مین منحصر ہی جسکا نفس جبرئیل حدیث مین علم کو بتایا گیا ہے اور روح حیات فہم کو اور زبان حکمت کو الخ) کی فردیتِ حقیقیہ کے مجالی ان حضرات (محمدؐ و آلِ محمدؐ) کی ارواحِ قدسیہ و نفوسِ کلیہ کو قرار دیکر ممکن ہے کہ بقولِ ذیل "سمّوا افراداً لانھم مجالی للفردیۃ الحقیقیۃ"، انکو افراد کہا جائے اور ان کے تصرفاتِ عقلیہ خاص اعجازی چونکہ وہ خاص طور سے بحکم خدا ہی صادر ہوتے ہین اور تجلّی خاص پر مترتب ہوتے ہین اسوجہ سے انکو علماءؒ افعالِ خدا کہتے ہین اور چونکہ ان حضراتؑ نے

اپنی مشیت وارادہ واختیار کو خداوندی ارادہ وحکم ومشیت کے تابع
قرار دیدیا ہے اسوجہ سے یہ تصرفات اِن حضراتؑ کی طرف بھی منسوب
ہوسکتے ہین چنانچہ دمعہ ساکبہ (جسپر عراق کے دس بڑے بڑے مجتہدین
کی تقاریظ مطبوع ہین) کی حدیث کا وہ فقرۂ ذیل جو رسولخداؐ نے قسم کھاکر
تخمیناً تین برس کی عمر کے متعلق حکایۃً بیان کیاہےؐ ثم قرء القرآن الذی
انزلہ اللہ علیّ من اوّلہ الی آخرہ فوجدتہ یحفظ کحفظی لہ الساعۃ
من غیر ان اسمع منہ آیۃً - بنابر روایت دیگر من غیر ان یسمع منی آیۃً
یعنے اُسکے بعد علیؑ نے قرآن مجید کی تلاوت شروع کی جو خدانے مجھپر نازل کیا
ہے اور اول سے آخر تک پڑھا پس پایا مین نے علیؑ کو حافظِ قرآن مثل اپنے
حالانکہ علیؑ نے ایک آیت بھی مجھسے اُسوقت تک نہ سنی تھی - یہ بھی آخر
مین فرمایا اسیطرح سے ہوگی ولادت گیارہ اماموں کی،، اسکا شاہد ہے
کہ رسولخداؐ اُسوقت کے حفظِ علیؑ کو اپنے نفسِ قدسی کے وجدان مین اپنے
اُسوقت کے حفظ کے مثل ظاہر کررہے ہین تو کیا اِسکے بعد بھی یہ جرأت
ہوسکتی ہے کہ حضرت علیؑ کی اُسوقت کی قرارت کو سنگریزون کے کلام کی
مثل کہا جائے البتہ اُسوقت حضرت علیؑ کا تلاوت کرنا عادتِ مستمرۂ عامۂ
ناس کا خارق ضرور تھا لیکن تھا اُسی حفظ سے جو جنودِ عقل سے ہونیکی وجہ
سے رسولخداؐ کے اُسوقت کے حفظ کی مثل تھا کیونکہ خود آنحضرتؐ نے اپنے
اہلبیتؑ کو حدیثِ ذیل مین اپنا مساوی عالمِ عقلی کے علم وفہم وحکمت مین
نہ مرتبہ شخصی مین ظاہر کیا ہے "قال رسول اللہ اثنے عشر من اہل بیتی
اعطاھم اللہ فھمی وعلمی وحکمتی،، آخر حدیث مین فقرۂ "خلقھم
من طینتی،، سے عالمِ طینتِ نورانیہ کے فرقِ اصل وفرع کو بھی بیان کردیا

غرض اسی مساوات نورانیہ (عقلیہ) کی تائید حدیث حذیفہ یمانی رح سے بھی باین طور ہوتی ہے کہ حذیفہ یمانی کے اس سوال پر "کہ کیا آپکے نانا نے یہ خبر دی ہے" امام حسینؑ کا یہ فرمانا "نہین" اور رسولخداؐ کا یہ کہنا "دعوہ فان علمہ علمی وعلمی علمہ ونحن نعلم الکائن قبل کینونتہ" ظاہر کر رہا ہے اس بات کو کہ محمدؐ و آل محمدؐ کو علم ماکان و مایکون باعتبار وجود عقلی حاصل و ثابت ہے بلکہ اُسکے اعتبار سے حکیم و علیم ہین اور وراثت کے اعتبار سے عالم ہین۔ باقی ائمہؑ پر افضلیت علیؑ کے لیے اگرچہ متبوعیت و مُورِثیت داُبوّت کی افضلیت کافی ہے لیکن اگر یہ تکوینی علم ائمہؑ کے لیے نہ مانا جائے اور علم میراثی حضرت علیؑ کے لیے سات آٹھ برس کی عمر مین مثلاً ثابت نہین تو ایسی حالت مین مثلاً امام محمد تقیؑ کو اس سن مین باعتبار علم میراثی دارای علمی نورانیت سمجھتے ہوئے حضرت علیؑ سے اس سن مین علمی نورانیت کو باعتبار فعلیت مفقود سمجھنے مین کون چیز اطمینان دلاسکتی ہے کہ حضرت علیؑ کے لیے یہ نقص شان نہین ہے حالانکہ اصل کمال کا فعلیت مین منحصر ہونا مسلّمات سے ہے قوت و استعداد کو کسی حد پر ہو فعلیت کے مقابلہ مین بہ نظر شان تضاد نقص ہے اسیوجہ سے صاحب ریاض القدس نے بعد نقل مثال قول ذیل "صاحب کشف الغمہ علیہ الرحمہ میفرماید اے قولہ سلطنت کلیہ الٰہیہ ایشان را بود کہ از چندین جہت عالم بحقائق ودقائق بودند بوحی الٰہی و اخبار ملائکہ سماوی و علوم لدنی ربانی و علوم از بحر زخار نبوت بایشان رسیدہ از جفر و جامع وغیر ذلک الخ" حسب ذیل "مؤلف عرض میکند قبل از آنکہ مواریث نبوت و امامت و صحف و جفر ابیض و احمر و جامع بائمہ ما برسد عالم بودند بما کان و ما یکون و این رسائل و کتب بر حسب ظاہر یعنی ما دام کہ امامی ناطق است امام بعد از و باید صامت باشد و اظہار

ریاست خود نکند تا آنکہ او بگذرد و دیگرے بجاے گذشتہ بہ نشیند الخ" جسطرح مختار قرار دیا ہے اسیطرح بطور کفایت قول ذیل بیان کیا ہے "چون طبق حاضر شد امام حسنؑ فرمود اے اسمار تو نیز در خوردن رطب موافقت نما اسماء خرماے صیحانی میخورد حضرتؑ ملاحظہ نانموده از ہر نوع تناول میفرمود مسئلہ اگر سوال از علم امام کنی کہ آیا دانستہ میل میکرد یا ندانستہ الخ جواب در اینجا بقدر کفاف آنکہ ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی در کافی میفرماید در این مقامات خداوند عالم علم ایشان را انساء میکرد و پردہ در میان ایشان و علم ایشان (بظاہر جنبۂ تجردی - مقام ولایت مطلقہ) می انداخت یجری مقادیر اللہ الخ" اسی مقام سے امثال صغیرنا و کبیرنا سوا رکا انکشاف بخوبی متصور ہے ۱۲

ے۷ جیسا کہ حدیث عبدی اطعنی حتے اجعلک مثلی و حدیث لم یجعل لاحد فیہ مثل الذی خلقنا منہ نصیبا و حدیث نحن وجہ اللہ وغیرھا سے خاص محمدؐ و آل محمدؐ کا ہی تجرد خداوندی کے لیے نمونۂ کامل خاص ہونا بحسب جنبۂ تجردی قرار پاتا ہے ۱۲

۵۸ آقا فاضل دربندی نے ۵۵ صفحہ اکسیر العبادات پر جسطرح اخبار سے یہ افادہ فرمایا ہے کہ تمام عوالم امکانیہ محمدؐ و آل محمدؐ کے تصرف ولایت مین بمنزلہ کاسۂ واحد کے ہین اسیطرح ۶۹ صفحہ پر یہ فرما کر کہ ائمہ اثنا عشرؑ کو جناب رسولخداؐ کے حلم و علم و عصمت وغیرہا ان اوصاف کا موصوف اولاً و بالذات بہ شان نبوت چونکہ آنحضرتؐ ہی ہین اسوجہ سے انکی اضافت خصوصیت کے ساتھ آنحضرتؐ کی طرف ہی قرار پا سکتی ہے) کے ساتھ اس حد پر متصف سمجھنا کہ جس سے فوق عوالم امکانیہ مین کوئی اتصاف متصور نہ ہو ۔ یہ عام تکلیف مکلفین کی ہے" یہی فرمایا ہے کہ ان حضراتؑ کی معرفت باعتبار مقام نورانیت علماے کاملین کے

خصائص سے ہے ۱۲

۵۹ (فقرۂ حدیث عائشہ) پس خداوند عالم منظر رحمت بر آن نور نظر کرد و آن نور از حیا عرق کرد پس از عرق سرش ملائکہ را آفرید و از عرق رویش عرش و کرسی و لوح و قلم و آفتاب و ماہ و ستارگان و حجابہا را آفرید و از عرق سینہ اش انبیاء مرسلین و غیر مرسل و شہیدان و صالحان را آفرید و از عرق ابروہایش امتان وی را خلق کرد و از عرق دو گوش او خلق شد ارواح یہود و نصاری و مجوس و اشباح ایشان و از عرق دو پاے او خلق شد زمین از مشرق تا مغرب الخ و از این قبیل اخبار در میان اخبار ما نیز ہست و از اینہا ناشی شدہ شبہہ قاصران در فنون عقلیہ و نقلیہ کہ آن بزرگوار علت مادیہ موجودات نند و حال اینکہ اگر عرق بمعنے متعارف باشد از فضلاتیست کہ عادت جاری نشدہ است کہ علت مادیہ اشیا شود و اگر بمعنے دیگر باشد آن معنی را باید مدعی بدی بیان کند و حال اینکہ ممکنست کہ بگوئیم کہ آن عرق کنایہ است از ماء مطلق کہ در قرآن فرمودہ کہ وجعلنا من الماء کل شیء حی و اورا عرق آنجناب نامیدہ است بسبب آنست کہ اگر او نمیبود این آب را خدا خلق نمیکرد پس ہمچنانکہ عرق طفیل وجود شخص است این آب نیز طفیل وجود او است الخ و بہتر از این تاویل آنست کہ بگوئیم کہ عرق کنایہ از آبروے آنحضرتست زیرا کہ ہمہ بطفیل آبروے آنحضرت خلعت وجود پوشید الخ (خداوند عالم از انوار انبیاء ارواح ایشانرا خلق کرد الخ) سو چون نور محمد مقام جسم لطیف او است و مقام جسم البتہ مؤخر از مقام عقل او است بحسب رتبہ اگرچہ باہم باشند بحسب وجود خارجی مثل حرکت ید یا حرکت مفتاح الخ از کتاب معدن الاسرار۔ و چون انوار قاہرۂ محمدیہ ہمہ از یک رشتہ خیلند فرمود انا و علی من شجرۃ واحدۃ لذا عقل اول بر ہمہ صادق باشد و موجودات ہمہ از طفیل وجود آنہا باشد کما فی القدسیات خلقتك لاجلی و خلقت الناس

لاجلک و نور محمدی را مراتب و درجاتیست از یک مرتبہ و درجۂ آن امیر المومنین خلق شدہ و از درجۂ دیگر حضرت صدیقہ الخ از خصائص الزینبیہ (جسکے مقرظین و مصنف اساطین دین ہین) - بدانکہ بعضے قائل شدہ اند بانیکہ ائمہ علل اربعہ میباشند از برائے موجودات کہ فاعلی مادی و صوری و غائی باشند زیراکہ ہر چیز تا این چہار علت را نداشتہ باشد وجود نمیباشد و این بحسب شریعت درست نیست لکن علت غائی بودن اینہا بے عیب و صحیح است نظر بعموم لولاک لما خلقت الافلاک کہ اصل ائمہ رسول خدا است و آنحضرت ہرگاہ نبود خدا وند عالم را خلق نمیفرمود و آن سہ علت دیگر محل کلام علما است الخ از حاشیہ عقائد الشیعہ - اور حدیث حضرت علیؑ کا حاصل یہ ہے کہ حقتعالی اپنی وحدانیت مین یکتا ہے اُسنے ایک نور کو خلق فرمایا اور اِس سے حضرت محمد مصطفےؐ کو اور مجھکو اور میری ذریت کو پیدا کیا معاً بعد ازان ایک روح (روح اعظم - عقل اول) کو پیدا کیا (یہ بعدیت باعتبار ظہور آثار حسیہ و تفہیم شانِ ساکنیت ہے ورنہ تقدم و تاخر ذاتی حسب مذکور بالا ہے) اور اسکو ہمارے بدنون مین ساکن کیا پس ہم روح خدا اور کلمہ خدا ہین الخ

ف۵ نفی تجردات کی ادلۂ متکلمین کا وہ ضعف جو فخر الدین رازی نے بیان کیا ہے اور کلمات امیر المؤمنینؑ سے تجرد کا استنباط جو بعض محققین نے بیان کیا ہے اور محقق طوسیؒ اور شہید ثانی رح وغیرہما من الاعلام المدققین کا قولِ تجرد اختیار کرنا اور شیخ بہاء الدینؒ و بعض متاخرین کا معنی تجرد مین اکثر احادیث کو ظاہر بتانا اگرچہ امور مذکورہ بالا تجرد کے لیئے کافی ادلہ ہین اور زیادتی اطمینان کے لیئے حجۃ الاسلام آقا سید نور الدین کا خصائص الزینبیہ (جسپر اسوقت کے بڑے بڑے مجتہدین اساطین دین کی تقاریظ مطبوع ہین) مین قول ذیل " و اما اشراقیین گویند عقول کلیہ طولیہ و عرضیہ غیر متناہی

باشد فضلاً عن عقول الجزئیۃ وقول بعدم تناہی اقرب بصواب است الخ" مع
بیانِ عدمِ منافاتِ تجردِ حکمائی با حدیث اول ما خلق اللہ نوری الخ اسیطرح
کافی ہے جسطرح اکا قول ذیل سے سویم معلوم میشود تحقیق قول محقق داماد کہ قائل شدہ است
بحدوث دہری برائے این عالم الخ از خصائص الرمینبیۃ" صاحب عماد الاسلام
کے اس استبعاد کے دور کرنے کیلئے کافی ہے جو انھون نے قولِ ذیل مین ظاہر کیا ہے
"و لیت شعری کیف تفطن السید بالحدوث الدہری وحمی بہ ما ہو
معلوم بالضرورۃ من دین نبینا من حدوث العالم واختار فی باب
المعدم اللاحق ما ہو مخالف لما ہو یستفاد من الآیات والاحادیث من
فناء العالم من الافلاک والعناصر بل الملائکۃ کما یشہد بہ قولہ تعالی
کل شیء ہالک الا وجہہ وکل من علیہا فانٍ ویبقی وجہ ربک ذوالجلال
والاکرام الخ" اسکے علاوہ چونکہ بنا بر قائل ہونے تجردِ روح کے جسطرح جسم مثالی
کا قائل ہونا ضروری ہے اسیطرح ایک نفسِ قویہ کا بہت سے اجسام مین
بوقتِ واحد متصرف ہونا صحیح ہے لہذا اس طریق پر حدیثون کے درمیان
جمع کرنا بآسانی ممکن ہے ۱۲

لله حٰمٓ ۝ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ
تَعْقِلُونَ ۝ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ ۝ حجۃ الاسلام
آخوند ملا علی قزوینی رح نے معدن الاسرار مین حسب ذیل فرمایا ہے "اما تاویلش
از معانی الاخبار از صادق ع روایت شدہ کہ ہو امیر المؤمنین ع فی ام الکتاب
یعنی الفاتحۃ فانہ مکتوب فیہا فی قولہ تعالی اہدنا الصراط المستقیم
قال الصراط المستقیم ہو امیر المؤمنین ع و معرفتہ ظاہر آنست
کہ ضمیر بسوے قرآن راجعست پس تاویل آیہ چنین میشود کہ قسم بکتاب مبین

اگر ما گردانیدیم علی را قرآن عربی که شاید شما بفهمید رتبهٔ وی را که بدرستیکه او در فاتحة الکتاب
در نزد ما هر آئینه بلند مرتبه و صاحب حکمتست زیرا که اگر چنین نمیبود معرفت وی را
صراط مستقیم نمینامیدم و ممکنست که همان ضمیرانه بسوی علیؑ راجع باشد و قرآن
بظاهر خود باقی باشد۔ الٰہی در حیرتم که علیؑ را چه مقامیست و در حسرتم که رویش را
ندیدن را چه مانعیست در عالم امکان یکنفسے بجدّے رسد که صراط مستقیم کل ممکنات
گردد و بجاے قدم گذارد که خدا او را علی و حکیم نامد و قسم یاد نماید که او در نزد ما چنین است
و اگر این در این آیه تاولیست نظیر این در میان اخبار بجو تصریح موجود است الخ
در حدیث بساط مذکور است که سلمان گفت که آنحضرتؑ امر فرمود بباد تا سیر کردیم
بکوه قاف و آن کوہے بود از زمرد سبز و بر او فرشته بود بصورت انسان و چون
نظر او بامیرالمومنینؑ افتاد گفت السلام علیک یا وصی رسول الله آیا اذن میدهی
که سخنے عرض کنم حضرتؑ بعد از رد سلام فرمود که اگر میخواهی بگو و اگر نه من خبر دهم که
چه میخواهی سوال کنی آن فرشته گفت یا امیرالمومنینؑ تو بفرما حضرت فرمود که
اراده داشتی که من ترا اذن دهم و رخصت فرمایم که بزیارت حضرت پیغمبر روے
گفت بلے یا امیرالمومنینؑ حضرت فرمود که رخصت دادم آن فرشته چون ماذون
گردید گفت بسم الله الرحمن الرحیم و روان شد پس ما بر آن کوه سیر میکردیم
که آن ملک باز گردید گفتم یا امیرالمومنین این فرشته بے اذن شما بزیارت پیغمبر
نرفت فرمود بحق آن خدائیکه بردارندهٔ آسمانها است بیستون که اگر یکے از
فرشتگان خواهد که از مکان خود جدا شود بقدر نفس زدنی نتواند تا آنکه من اذن
دهم و همچنین است حال اولاد من حسنؑ و حسینؑ و نه امام دیگر از اولاد حسینؑ
که نهم ایشان قائم ایشان باشد و باید دانست که رسولخدا و امیرالمومنینؑ و هم
ائمه حاضر میشوند در نزد احتضار با جبرئیلؑ و بعضے از ملائکه و واجب نیست

دانستن اینکه آیا بجسم عنصری ظاهری یا بجسد نوری یا بروح مقدس یا بنور منور یا بقالب مثالی یا بشبحی یا اظلّہ حاضر میشوند یا بغیر از اینها بلکه باید اعتقاد نمود بحاضر شدن ایشان اجمالاً در نزد محتضر و قول باینکه نقش می بندد صورت ایشان در قوت خیالیۂ محتضر غلطست ۱۲ از عقائد الشیعه۔

۱۲ حجتِ سابق کی عمر کے آخر اوقات مین قوتِ شہیدیت کا وہ تعلقِ خاص حجتِ لاحق سے ہوجاتا ہے کہ جسکی وجہ سے حجتِ لاحق کو حجتِ وقت کے تصرفات کرنے پڑتے ہین اور امامِ ناطق کہلاتا ہے لیکن یہ تعلق سابق سے صفتِ عرضِ اعمال و رویت کو مفقود نہین ہونے دیتا ہے جس سے ظاہر ہے کہ یہ تعلق انتقالی نہین ہے بلکہ تشعشعی ہے ۱۲

۱۳ و الکفو فی اصطلاح اهل العلم هو عبارة عن الشئ المساوی لآخر من جمیع الجهات فهو کفوه و مثله ۱۲ از عقائد الاسلام مقدس دہلی

۱۴ مراتب زهد و خوف و عبادات شاقه و اجتهاد اکید سید سجّاد و سائر ائمه اثنی عشر محل شک و ریب نیست و این و تمالف منافاتی با مرتبۂ عصمت ایشان ندارد بلکه از لوازم عصمت است زیرا که معنی عصمت دارا بودن علم شهودی و معاینۂ نتائج اعمال و آثار برزخی افعال و مکاشفه حقایق نشائۂ بهشت و دوزخ و مواقف و اهوال قیامت است الخ و بدیهی است که هر کس حالت تامه به نتائج اعمال پیدا کند و اثر هر کاری را مشاهده بعین الیقین کند هرگز اقدام بارتکاب آن عمل نماید مانند کسیکه عیاناً بداند که در طعامی سم داخل شده هرگز اختیاراً اقدام بخوردن آن غذا نماید اگرچه در اعلی درجات لذت باشد الخ و علم بحقائق نشأت و نتایج افعال و اعمال از لوازم مساویه امامت و ولایت است اگرچه

عصمت را در کتب کلامیہ بطرق دیگرے اثبات کردہ اند و بعضی تمسک بادلۂ
نقلیہ نمودہ اند لیکن بر اہل بصیرت مخفی نیست کہ ہیچ یک از آن طرق مثبت
تمام مدعی یا خالی از مناقشہ نیست و آنچہ نگاشتیم از تمسک بعلم و عیان و مکاشفہ
و شہود و عرفان خصوصیات اوثق طرق و اوفق بقواعد علم و عقل است و از
برائے مطلعین بر ابواب احادیث اصول کافی و غیر آن از کتاب حجت
و دانستن جہات علوم ائمۂ بسی واضح است کہ دارای این مراتب منفک
از عصمت نخواہد بود ۱۲ از اربعین الحسینیہ حجۃ الاسلام میرزا محمد قمی رح۔

ھ۱۵ از ثبات الاعیان واللادوام بمعنے دوام وجود ہا ابد و ام الحق مع
افتتاح الوجود عن العدم ۱۲

ھ۱۶ بحسب قول ذیل "در انسان معقول نفس بجاے مادہ است و جہت
کمالات مکتسبہ بوساطت بدن بجاے صورت الخ" اور بھی توضیح ہوتی ہے ۱۲

ھ۱۷ بواسطہ واحدہ ہو یا بوسائط یا بدون واسطہ ۱۲

ھ۱۸ اس سے ظاہر ہے کہ حقائق اخبار کے خلاف کا دعوی نہین کیا
جا سکتا ہے ۱۲

ھ۱۹ امثال حدیث ذیل "لما اراد اللہ عز و جل ان یخلق الخلق خلقھم
و نشرھم بین یدیہ ثم قال لھم من ربکم فاول من نطق
رسول اللہ و امیر المؤمنین و الائمۃ صلوات اللہ علیھم اجمعین
فقالوا انت فحملھم العلم و الدین الخ ۱۲ از عماد الاسلام۔

ھ۲۰ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا مراد از اسماء ہمان صفات الٰہیہ است
کہ چون بعالم اعیان و مسمیات ظہور تاب و آثار بخش می شود آنہا را اسماء
میگویند و مراد از تعلیم نمودن خداوند اورا تعلیم تکوینی و فعلی است نہ تکلیفی

وقولے پس ماحصل معنی آنست کہ واگذارد خداوند آثار صفات خودش را
در آدم بواسطہ توجہ و اشراق نمودن عقل براو و اورا در اول خلقت بجمیع کمالات
و فضائل نفسانیہ محلی نمود و خلق و تکوین فرمود وازاینجا است کہ احادیث
تعبیر از آن اسماء بانوار و ارواح رسول اللہ و ائمہ شدہ است الخ از
تحفۃ الملوک) اگرچہ ہمہ (انبیاء و اولیاء) در مظہریت ہمہ اسماء متساویند
اما بعضے از آن قبیلند کہ احکام و آثار بعضے اسماء در ایشان ظاہرتر و غالب تر
است و باقی اسماء در تحت آن مغلوب و مندرج چون انبیاء بنی اسرائیل
و بعضے از آن قبیل کہ ظہور اسماء و صفات در ایشان بر سبیل
اعتدال است بی غالبیت و مغلوبیت چون نبی ما الخ از کلمات بعض
عارفین ۱۲

۱۲۱ بلکہ ختم نبوت را مفادی نباشد بجز منسوخ نشدن احکام شرع اقدس
از ارعین الحسینیہ حجۃ الاسلام تمی رح

۱۲۲ یعنی جناب رسولخدا کی نبوت و رسالت کا مبداء آنحضرت کی خاص حقیقت
شخصیہ کے کمالی داخلی صفات سے ہے ۱۲

۱۲۳ اما حقیقۃ امیر المؤمنین فہو النور الالٰہی اول الموجودات
کما قال اخوہ وابن عمہ خلقت انا وعلی من نور واحد وکان
بتلک الحقیقۃ المفاض علیہا الصورۃ النوریۃ قبل خلق الموجودات
وبہا کان معلماً للملائکۃ جبرئیل ومن دونہ وکان ایضا مع الانبیاء
الخ از اکسیر العبادات ۱۲

۱۲۴ اسی مقام سے عدم تجرد کی شان کے ساتھ صاحب انوار نعمانیہ کا
قول ذیل ہے "ان المساوات بینہما انما اتت من عالم الملکوت

نعم اتما فضلہ بالنبوۃ بتوسط التعلیم الخ ۱۲

حواشی کی بعض توضیحات کے متعلق بعض نمبر

۵۲۵ اسکے متعلق بیں۲ نمبر کے حاشیہ کا آخر مضمون دیکھکر قول ذیل کی نظر سے فائدہ اٹھایا جائے "پس ہمہ انبیاءؑ مقدمہ واوؐ ذی المقدمہ وشاہد براین بشارات انبیاءؑ است باامر خود بتشریف آوردن حضرت خاتم) چنانچہ وجوب مقدمہ از فیض وترشح ذی المقدمہ کذلک کمالات وفیوضات انبیاءؑ ہمہ از ناحیہ حضرت ختمی مرتبت زیراکہ ہمہ معلول آنحضرتؐ والمعلول یستنیر بنور علتہ ہمہ کمالات از آنحضرتؐ وبقاعدہ متقنہ معطی الکمال غیر فاقدلہ آنحضرتؐ مجموعہ جمیع اسماء اللہیہ ومظہر کمالات ربانیہ را بطہ وواسطہ باید کہ مربوط بدوطرف باشد پس یکجوہری را اولا خدا وند خلق فرمودہ است کہ مظہر آثار صفات کمال او ست وبواسطہ آن فتح باب ارتباط را بسایر موجودات نمودہ است الخ) بودہ کما اشار بذلک بعثت لاتمم مکارم الاخلاق کہ علت بعثت آنحضرتؐ تتمیم نواقص واظہار کمالات اللہیہ چون خود دارا بود لذا میتوانست تتمیم نماید وآیہ شریفہ انک لعلی خلق عظیم مبین ہمین مطلب است از ہمہ این بیانات شرافت وسیادت آنحضرتؐ برباقی انبیاءؑ معلوم شد پس بعد از آنحضرتؐ کمالات آنحضرتؐ بائمہ طاہرینؑ یعنی آنہا مظہر کمالات الخ ۱۲ خصائص الزینبیہ۔

۵۲۶ اس سے جو مراد ہے اُسکے لئے دیکھو آیۃ اللہ فی العالمین حجۃ الاسلام والمسلمین استاذ الکل فی الکل آقا سید حسن صدر الدین الموسوی مدظلہ العالی کا قول مذکور جواب سابق مین ۱۲

ملا ۲۷ انہیں سے پانچویں روح جسکے متعلق بعض کا قول ذیل ہے و از پنجم آخر مرتبہ روح ایمانی است کہ در حدیث کمیل تعبیر از آن بکلیۃ الالٰہیہ ایضا شدہ است الخ و این مرتبہ را عقل مستفاد گویند الخ و تعبیر از آن در نزد شرع بروح القدس الخ روح عصمت کہلاتی ہے جسکی شان اربعین الحسینیہ سے معلوم ہو چکی ہے جسکی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ روح عظمت روح عصمتِ مطلقہ ہے ۱۲

ملا ۲۸ اسی روحِ مخصوص کا ذکر بنا بر روایتِ دمعۂ ساکبہ آیۂ کذلک اوحینا الیک روحا من امرنا ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان الآیہ و آیہ وایدھم بروح منہ میں ہے اگرچہ بعض علماء نے صراحۃً آیۂ آخر الذکر کے متعلق یہ فرمایا کہ اپنی روح کے ساتھ تائید فرمانیکے یہ معنی ہیں کہ حقتعالیٰ نے انکو نور ایمان کے ساتھ قوت بخشی ہے اور اسی مطلب پر حقتعالیٰ کا یہ قول بھی دلالت کرتا ہے وکذلک اوحینا الیک روحا الآیہ الخ علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ شاید روح سے وہی ایمان مراد ہو الخ حسب ذیل کہا ہے "یہ بھی احتمال ہے کہ روح سے وہ چیز مراد لیجائے جو ایمان اور اسکی قوت کا سبب ہوتی ہے جیسا کہ احادیث معصوم میں عنقریب مذکور ہوگا کہ حقتعالیٰ مومن کی اسی روح کے ساتھ تائید کرتا ہے جو اسکے پاس ان اوقات میں حاضر ہوتی ہے جن اوقات میں کہ وہ مومن نیک کاموں میں مصروف ہوتا اور پرہیزگاری کی باتوں میں مشغول ہوتا ہے الخ

ملا ۲۹ اس سے مراد حقیقت محمدیہ ہے ۱۲

ملا ۳۰ قضا را چند اطلاق ہست یکے علم خدا دوم لوح اعظم سوم عقل کل بزبان فلاسفہ و بزبان شریعت مقام ولایت محمد و آلِ طاہرین او الخ چہارم مقام قدر بزبان فلاسفہ و مقام لوح محو و اثبات بزبان اہل شریعت از جملہ اضحا نست کہ غیر معنی چہارم قابل تغیر نیست الخ از معدن الاسرار اسیوجہ سے باعتبار مقام ولایت قول ذیل کہا جاتا ہے "جبکہ علمائے امامیہ کے نزدیک انکے ائمہ کے لیے بھی علم ما کان و ما یکون ثابت ہے تو حقتعالےٰ کے لیے بدا انکے نزدیک کس طرح ایسے معنی میں ہو سکتا ہے کہ جو جہل خدا کو مستلزم ہوں" پس مراد با آیات مبارکہ لا یعلم الغیب الا ھو این باشد کہ بدون تعلیم الٰہی کسی علم غیب ندارد یا علم غیب مطلق مختص بذات اقدس است

است (غیب مطلق یا غیب ہوتیی وہ ہے جسکا تعلق خاص ذات خدا سے ہے اور دوہ مقام ہوہے) ومنافاتی نیست کہ بتعلیم آلہی عالم شوند بلکہ گاہی اتفاق افتد کہ رؤساے ضلالت باستمداد از بعض شیاطین آگاہ بر بعض مغیبات شوند واز آثار ریاضات باطلہ باشد وعجب است از علامہ زمخشری کہ در تفسیر للہ غیب السموات والارض گوید آیہ دلالت دارد بر بطلان قول روافض کہ گویند آئمہ اثنا عشر علم غیب دارند ۱۲ از العین الحسینیہ قمی رحمہ

۱۲۱ جمع احادیث کے لیئے سوال وجواب ذیل کی نظر کافی ہے = اگر بگوئی کہ جنبۂ تجردی در ایشان بود کہ آن علوم در آنجا جمع بودند وہر وقتیکہ میخواستند التفات بآنجانب میکردند واحضار آنچہ میخواستند مینمودند میگوئیم علم اراده کہ از اخبار ظاہر میشود ہمین است ۱۲ از معدن الاسرار

۱۲۲ جناب فاطمہؑ کے ابدان برزخیہ اور اجسام مثالیہ کثیرہ مین سے بہت سے مجالس عزاء مین ہوتے ہین اور بہت سے گروہ ملائکہ اور ارواح انبیاء ومرسلین وحور العین کے پاس ہوتے ہین اور بہت سے نیک رونیوالون کی خوابون مین آتے ہین اور بعض قبر امام حسینؑ کے پاس ہوتے ہین اور اسیطرح اور دیگر مقامات کے لیے خیال کرو مگر اُن کا دنیوی بدن جو قبر مین دفن ہوا تھا وہ قبر ہی مین ایک خاص طریقہ کی بکار مین ہے غرض یہان تمام ابدان مذکورہ مین ان معظمہ کا وہ نفس کلیہ الٰہیہ ہوتیہ ملکوتیہ جسکی اصل بنا بر بعض اقوال کے عقل اول ہے مثل سورج کے تصرف سب مین کرتا ہے ۱۲ از اکسیر العبادات وغیرہ

۱۲۳ ولا تحصل لک دغدغۃ فی کون علومہم من اللہ تعالے وکان العلم لہم لدنیا لا کسبیا ولا تعلما لجد ہم نبی الرحمۃ ۱۲ از عقائد الاسلام مقدس اردبیلی۔

۱۲۴ معدن الاسرار میں یہ جواب حسب ذیل ہے اول آنست کہ تکلیف ایشان عمل بعلمیست کہ از روے اسباب ظاہریہ ناشی میشود نہ اسباب خفیہ الہیہ قضائیہ ۱۲

۱۲۵ محتمل ہے کہ اسی صورت انسانیہ مصطفات کا ذکر ان اللہ خلق آدم علی صورتہ مین ہو ۱۲

۱۲۶ حد شود ہری عبارت است از فعلیت ماہیت بعد از نفی واقعی صریح کہ متصف بکینت باشد ۱۲ از نور الہدایہ محقق دوانی

۱۲۷ اس قوت کو قوت ولایت بھی کہتے ہین ۱۲ تمیا لخیر

قابل دید

کتب ذیل اس حقیر کے پاس موجود ہین

سوانح عمری چہاردہ معصوم علیہم السلام یعنی اُردو ترجمہ جلاء العیون کا از تصنیف مولانا مُلا محمد باقر اعلی اللہ مقامہٗ دو جلد کامل صفحہ ۷۰۲ مجلّد چار روپیہ آٹھ آنے للعہ

انصار الاسلام جلد اوّل از مولانا کنتوری اعلی اللہ مقامہٗ عہ

ایضاً جلد دوم عہ۸ر

ماتین از مولانا کنتوری اعلی اللہ مقامہ جلد سوم ۸ر

اجابت السائل ۲ر

اصل التحقیقت برد التحقیقت (۸ر)

سوانح عمری صادق آل محمدؐ (عہ۲ر)

سوانح عمری امام رضاؑ جلد دوم (عہ۸ر)

تقریر دلپذیر حقانیت مذہب امامیہ (۸ر)

دُرِ بے بہا (۸ر)

سر تہِ خاموشی (۸ر)

مجموعۂ مناجات (۲ر)

سوانح عمری حضرت صاحب الزمانؑ اکثر عمدہ معجزے وغیرہ صفحہ ۵۰۰ (عہ۸ر)

حق الیقین از مجلسی علیہ کا اُردو ترجمہ ضخامت ۸۶۲ (ہے۸ر)

تذکرۂ مُلا محمد باقر مجلسی علیہ اپکے اکثر احوال و کرامات وغیرہ (۸ر)

طریقۃ الصّلاۃ (۲ر)

کنز مکتوم دربارہ عقد جناب علیا ام کلثومؑ (۸ر)

ذوالفقار حیدریؑ جلد دوم جو عنقریب تحریر سے نکال دئے جائینگے اسکا اصل

توحید القرآن - یہ کتاب کتاب خدا کی توحیدی شان کو اُردو زبان مین اس خوبی سے پیش کرتی ہی جو اسکا حق ہی قرآنی توحید کے بے بہا جواہرات کا خزانہ ہے (عہ۸ر)

واقعہ کربلا پر محققین یورپ کی رائین صفحہ ۹۳ (۴ر)

احوال المعصومین جسمین مختصر چیدہ احوال کے علاوہ دو بزرگونکا وہ عجائب احوال ہی کہ جسکے ملاحظہ سے محبان جناب حیدر کرار کو وجد ہوگا ایک معرفت جناب امیرؑ بہ نورانیت جناب سلمان فارسیؓ و جناب ابوذر غفاریؓ کی عرض سے خود جناب امیرؑ نے اپنی لسان صدق سے فرمائی ہے جو بحار الانوار مین درج ہی دوسرا احوال جناب ثانی زہراؑ کا وہ حوال ہی جو ابھی نجف اشرف مین طبع ہوا ہی جسکا مختصر ذکر اسکے اخیر مین ملاحظہ فرمائیے اور اس کتاب مین عتبات عالیات مین جو روضہائے مبارک ہین انکے اور مکہ مدینہ وغیرہ کے پندرہ فوٹو ہونگے فقط ایک سو چودہ درخواستین آنے پر انشاء اللہ طبع ہوگی پہلے نام درج کرانے سے خرچ ڈاک وغیرہ نہ لیا جائیگا ضخامت تخمیناً ۴۰۰ صفحہ اور پندرہ فوٹو قیمت (سے ر)

مفاتیح الجنان - یہ مفید رسالہ عام فہم اُردو زبان مین ہی اسکی تعریف ذیل کی تقریظ مین ہی وہی کافی ہی اور وہ تقریظ کہف الانام حجۃ الاسلام نائب امام مولانا

و مقتدانا جناب سید محمد باقر صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان مدظلہ العالی کی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ کتاب مستطاب مسمی بہ مفاتیح الجنان کہ در حقیقت اسم بامسمے باعث دخول جنان موجب خوشنودی حضرت ملک دیان ہے جسکو جلیل المراتب جمیل المحامد والمناقب الموفق من لدن الملک الواہب جناب حاج غلام علی صاحب اسبغ اللہ علیہ فواضل النعم والرغائب نے بطریق سوال و جواب نہایت عنوان شائستہ سے مرتب فرمایا ہے من اولہ الی آخرہ نظر قاصر تحریف سے گذری نہایت مفید رسائل ضروریہ و احکام ہمہ شرعیہ پر مشتمل پایا اور اکثر مقامات تحریف نے احتیاطاً اضافہ کیے ہیں عمل کتاب مذکور پر انشاء اللہ تعالے جائز و صحیح ہے بلکہ موجب جر جزیل و ذخر جمیل ہے امید ہے کہ مومنین بہ تقیین پابندی احکام شرعیہ کی فرما کے تصحیح اعمال و عبادات و تحصیل مثوبات و حسنات فرمائینگے واللہ الموفق والمعین ۵

نقل عبارت مہر — نقل دستخط

لا الہ الا اللہ القوی	محمد باقر الرضوی
عبدہ محمد باقر بن	عفی عن جرائمہ
محمد بن علی الرضوی ۱۳۱۳	

قیمت اس رسالہ کی مجلد ۱۲ عہ کاغذ سفید چکنا فقط

سوانح عمری جناب امیر علیہ السلام

یہ کتاب اہل سنت جماعت کی بہت سی معتبر کتابون سے جمع کرکے جناب مولوی عبدالصمد صاحب بسمل امرتسری سابق رجسٹرار کتب خانہ سرکار رامپور دامت اقبالہ کی تالیف کی ہوئی ہے اسمین وہ وہ فضائل لکھے ہین کہ محبان جناب حیدر کرار کے دل باغ باغ ہوتے ہین صفحہ ۲۹۶ قیمت مجلد (صہ)

خصائص الزینبیہ

اسمین وہ وہ مضامین عالیہ ہین کہ آج تک ظاہر اور مشہور نہین ہوئے ہین۔ یہ کتاب فارسی مین نجف اشرف مین ڈیڑھ برس سے طبع ہوئی ہے مصنف اسکے جناب ثقۃ الاسلام علم الاعلام عماد العلماء المحققین سید نور الدین بن سید العلماء مولانا آقا سید محمد جعفر صاحب ہین اس کتاب کے مضامین کی تعریف مین مصنف کے چند الفاظ جو اس کتاب کے صفحہ ۲ مین ہین وہ کافی ہے اور وہ یہ ہین جادر این مختصرہ قسم کا گر ملاحظہ العقول ناقصہ و افہام قاصرہ نمی نمودم بیان شرح مقامات و توضیح کمالات اورا میکردم و غیر این منطق بے مکتشادی در مدیحش داد معنی دادمی دے چہ کنم کہ قلوب خالی از ذوق و نفوس ضعیف شدہ باندک کلامی شخصے را نغالی میدانند۔ اس کتاب کے چند نسخہ نجف سے طلب کیا ہون انشاء اللہ تو مہینے مین جانے سے دو روپیہ آٹھ آنہ پر دونگا صفحہ ۱۲۲ ہے۔

ملنے کا پتہ ملا جناب غلام علی مدیر راہ نجات بھاؤنگر کاٹھیاوار ہند

اعلان

اِس حقیر نے اپنی قوم خواجہ جو آغا خان صاحب کو خدا اور امام وغیرہ کہتی ہے اُنکی ہدایت کے واسطے چوبیس برس سے ماہواری رسالہ مسمّی بہ راہ نجات گجراتی زبان مین جاری کیا ہے الحمد للہ اہل بیت صلوات اللہ علیہم اجمعین کے صدقہ سے اُس سے بہت ہدایت ہوئی اور ہوتی ہے خُدا بتصدق آئمۂ معصومینؑ قبول فرماوین لہذا بعض ہندوستانی حضرات راہ نجات کا نمونہ طلب فرماتے ہین بعض ویسے طلب کرتے ہین مگر بسبب گجراتی ہونے کے ہم نہین بھیجتے ہین فقط۔

راقم خادم قوم عبد ضعیف الذلیل حاجی غلام علی بن مرحوم حاجی اسمٰعیل عفی عنہ